# لاؤڈاسپیکر پر نماز پڑھنا کیسا؟


علامہ مفتی محمد راحت خان قادری حفظہ اللہ

بانی و ناظم اعلیٰ دارالعلوم فیضان تاج الشریعہ بریلی شریف


المکتب النور
بریلی شریف

ALMAKTABUN-NOOR
SHIKARPUR CAUDHRI
IZZATNAGR, BAREILLY

Redg. No. 44504
www.faizanetajushshariya.com
E-mail: faizanetajushshariya@gmail.com

مکرمی ......................سلام مسنون

آپ کو یہ جان کر بے حد خوشی ہوگی کہ شہر بریلی شریف میں کوئی ایسا ادارہ نہیں تھا کہ جہاں اکیڈمک طرز پر بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام ہو اور اسکول و کالج وغیرہ کے طلبہ کو بھی دینی تعلیم سے آراستہ کیا جائے۔
اسی ضرورت دینی کو محسوس کرتے ہوئے ایک عظیم ادارہ

**دارالعلوم فیضان تاج الشریعہ**

کے نام سے قائم کیا، جس کا تعمیری کام جاری ہے، اب تک اس کے پانچ کمروں کی دیواریں وغیرہ مکمل ہوچکی ہیں لنٹر پڑنا باقی ہے، جس کی لمبائی و چوڑائی 2625 اسکوائر فٹ ہے۔
کمروں اور برآمدہ کے لنٹر اور لائٹ فٹنگ وغیرہ کا خرچ تقریبا ساڑھے چھ لاکھ (650000) روپیے ہے۔ لہذا آپ سے گزارش ہے کہ دین وسنیت کی خدمت کے لیے اس ادارہ کا ضرور تعاون فرمائیں تاکہ نئی نسل کو دینی و اسلامی تعلیم سے آراستہ و پیراستہ کیا جا سکے۔ اگر آپ چاہیں تو اپنی استطاعت کے مطابق مٹیریئل مثلا ریتا، بجری، سریا، سیمنٹ وغیرہ کو خود خرید کر بھیج سکتے ہیں۔

Cheque and Draft in favour ALMAKTABUNNUR WELFARE SOCIETY

Bank Name :Bank of Baroda A/c No. 23550200007075 IFSC Code:BARBODAURAG

محمد راحت خان قادری بانی و ناظم اعلیٰ دارالعلوم فیضان تاج الشریعہ بریلی شریف

AL MAKTABU-NOOR
Bareilly Shareef

faizanetajushshariya.@gmail.com

# لاؤڈاسپیکر پرنماز پڑھنا کیسا؟

مفتی محمد راحت خان قادری
بانی وناظم اعلیٰ دارالعلوم فیضان تاج الشریعہ بریلی شریف

**المکتب النور**

شکارپور چودھری، ایئرفورس گیٹ، عزت نگر، بریلی شریف





نام کتاب: لاؤڈاسپیکر پرنماز پڑھنا کیسا؟

مرتب: محمد راحت خان قادری...بریلی شریف

پروف ریڈنگ: مفتی محمد شمس الدین خاں نوری
جامعہ اسلامیہ فیض القرآن سلیم پورنز دکلیر شریف

صفحات: 54

سال اشاعت: بہ موقع ۹۹ رواں عرس رضوی ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۰۱۷ء

ناشر: المکتب النور بریلی شریف یوپی

PUBLISHER:

ALMAKTABUN-NOOR

Shikarpur Chudhari Near Izzatnagar
Bareilly Shareef (U.P.) India Pin:243122
Mob:+919457919474, +919058145698
E-mail: faizanetajushshariya@gmail.com
Website: www.faizanetajushshariya.com

## سبب اشاعت

زمانۂ قدیم سے ہی ہمارے علاقے کی تمام مساجد میں بغیر لاؤڈ اسپیکر کے نمازیں ادا کی جاتی ہیں ابھی چند سالوں سے ایک مخصوص جماعت کے لوگوں نے نماز باجماعت کے لیے اپنی مساجد میں لاؤڈ اسپیکر کو داخل کرنا شروع کیا اور وہ اس پر بھی راضی نہ رہ سکے بلکہ اب دیگر مساجد میں بھی اس کو داخل کرنے کے لیے کوشاں رہتے ہیں ان کو اس سے کوئی سروکار نہیں کہ فتنہ وفساد ہوگا یا نہیں، لوگوں کی نمازیں برباد ہوں گی یا نہیں یہ تحریک چلتے چلتے اس مسجد تک بھی پہنچ گئی جہاں میں برسوں سے فرائض امامت انجام دیتا ہوں میں نے قائلین کے قول کے مطابق بریلی شریف سے استفتا کیا اس کا تفصیلی جواب ''خلیفہ حضور تاج الشریعہ حضرت مفتی محمد راحت خاں قادری' حفظہ اللہ، بانی وناظم اعلی دارالعلوم فیضان تاج الشریعہ بریلی شریف نے نہایت ہی تحقیقی اور دلائل کی روشنی میں رقم فرمایا جو حق پسند لوگوں کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک بنا، اللہ تعالیٰ موصوف کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

فتوی عام فہم ہونے کے ساتھ ساتھ عوام اہل سنت کے لیے مفید، موجودہ وقت میں لوگوں کی ضرورت کے مطابق اور ان کو اسلاف کے موقف سے خبردار کرنے کے ساتھ ساتھ حکم شرعی کو بھی واضح کرتا ہے اس وجہ سے ناچیز راقم السطور نے حضرت مفتی صاحب سے اس کی اشاعت کی اجازت طلب کی اور ساتھ ہی کچھ مفتیان کرام کی تصدیقات سے مزین کرنے کے لیے بھی کہا حضرت مفتی صاحب نے مختلف مفتیان کرام کی تصدیقات حاصل کرکے چند دنوں میں مجھ کو دے کر اپنے دینی وتبلیغی دورے پر ''بنگلہ دیش'' روانہ ہوگیے۔





اب اس فتوے کو عوام اہل سنت کی خیر خواہی کے لیے کتابی شکل میں عام کیا جاتا ہے تاکہ جن لوگوں پر حالت نماز میں لاؤڈ اسپیکر کی اقتدا کی قباحت وشناعت واضح ہوجائے وہ حکم شرعی پر عمل کرتے ہوئے اس بدعت سے محفوظ رہیں، دوسرے لوگ بھی اس کی اپنی مساجد میں لگانے سے باز رہیں اور وہ لوگ جنھوں نے اپنی تنظیم وتحریک کے سرکردہ لوگوں کی اقتدا کرتے ہوئے اس کو دیگر مساجد میں داخل کرنے کی کوششیں جاری کر رکھی ہیں وہ بھی حکم شریعت پر عمل کریں حکم تحریک وامیر پر نہیں کیوں کہ قیامت کے دن اتباع شریعت کے متعلق باز پرس ہوگی خلاف شرع حکم کوئی بھی کام چاہیں وہ تحریک کا حکم ہو یا امیر کا کسی بھی کام نہ آئے گا۔ إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ۔

اللہ رب العزت ہم سب کو حق کہنے، حق سننے، حق پر عمل کرنے اور حق ہی کا ساتھ دینے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الأمین الکریم

محمد توصیف رضا خاں

خطیب وامام مسجد قریشیان، تارین جلال نگر، شاہ جہان پور

۸/ذی القعدہ ۱۴۳۸ھ مطابق ۱/اگست ۲۰۱۷ء، بروز منگل

# فتوی

# لاؤڈ اسپیکر پر نماز پڑھنا کیسا؟





## باسمہ تعالیٰ و تقدس

## استفتا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں؟

(۱) لاؤڈ اسپیکر پر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

(۲) لاڈ اسپیکر پر نماز تراویح کا کیا حکم ہے؟

(۳) دعوت اسلامی کے کچھ افراد کا کہنا ہے کہ ۹۸ رفیصد نماز لاؤڈ اسپیکر پر ہو رہی ہے ۲ رفیصد بغیر لاؤڈ اسپیکر اور یہ بھی کہنا ہے کہ اگر ہم عوام الناس میں سے ۲۰ رلوگوں کے اس بات پر دستخط کرواکے دے دیں کہ امام صاحب لاؤڈ اسپیکر پر نماز پڑھائیں ان نمازوں کے قیامت کے دن ہم ذمہ دار ہوں گے، آپ اس سے بری الذمہ رہیں گے اور یہ بھی کہنا کہ بریلی شریف سے ناجائز اور باقی جگہ سے جائز ہی کا فتوی ہے، کچھ لوگ مفتی سید افضل حسین مونگیری کا نام اس حوالے سے پیش کرتے ہیں، ایسے حالات میں ہم کو مطلع کیا جائے کیا واقعی بریلی شریف کے علاوہ دیگر جگہوں کے مفتیان کرام نے لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کو نماز میں جائز قرار دیا ہے اور ان حالات کے پیش نظر ہمارے لیے شریعت کا کیا حکم ہے جو حکم شرعی ہو وہ تفصیل وحوالجات کے ساتھ قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

مستفتیین

اراکین کمیٹی مسجد قریشیان

تارین جلال نگر شاہ جہان پور (یو۔پی)

باسمه تعالیٰ والصلاة والسلام علیٰ رسوله الأعلیٰ

## الجواب بعون الملک الوهاب

(۱،۲) نماز دین کا ایک اہم ستون ہے میدان محشر میں سب سے پہلے نماز کے بارے میں ہی باز پرس ہوگی، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز کے متعلق ارشاد فرمایا:

[”عن أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه، قال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم يقول: ان أول ما يحاسب به العبد يوم القيامة من عمله صلاته فان صلحت فقد أفلح و أنجح و ان فسدت فقد خاب و خسر“]۔(۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: سب سے پہلے قیامت کے دن بندہ سے اس کے عمل میں سے نماز کا حساب لیا جائے گا، اگر یہ درست ہوئی تو کامیاب و بامراد ہوا اور اگر یہ بگڑی تو خائب و خاسر (ناکام ونامراد) ہوا۔

---

(۱) سنن الترمذی، باب ما جاء أول ما يحاسب به العبد يوم القيامة الصلاة، ج:۱، ص:۵۳۵، دار الغرب الاسلامی، بیروت، ۱۹۹۸ء)





اللہ رب العزت نے نماز کے بارے میں ارشاد فرمایا:

﴿وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي﴾۔(۱) اور میری یاد کے لیے نماز قائم کرو۔(کنز الایمان)

﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ. الَّذِيْنَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ. وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ﴾ (القرآن، المؤمنون: ۲۳، آیت: ۱،۲،۳) بیشک مراد کو پہنچے ایمان والے، جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں، اور وہ جو کسی بیہودہ بات کی طرف التفات نہیں کرتے۔(کنز الایمان)

تفسیر کبیر میں ﴿عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْن﴾ کے تحت ہے:

”أنه يدخل فيه كل ما كان حراما أو مكروها أو كان مباحا لكن لا يكون بالمرء اليه ضرورة و حاجة“۔(۲) یعنی لغو میں ہر وہ چیز داخل ہے جو حرام یا مکروہ ہو یا مباح ہو لیکن انسان کو اس کی نہ ضرورت ہو نہ حاجت۔

اس سے معلوم ہوا کہ لاؤڈ اسپیکر کا نماز میں داخل کرنا یہ ”لغو“ ہے اور اس آیت

---

(۱) القرآن، طٰہٰ: ۲۰، آیت ۱۴

(۲) التفسیر الکبیر، ج:۲۳، ص:۲۶۱، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱۴۲۰ھ)

کریمہ ﴿وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ﴾ میں مومنوں کی جوشان بیان کی گئی ہے اس کے خلاف ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

[”و صلوا کما رأیتمونی أصلی.“] ۔(۱) تم جیسے مجھ کو نماز پڑھتا ہوا دیکھو ویسے ہی پڑھو۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز جیسی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہے ویسی ہی پڑھی جائے گی اس میں لاؤڈ اسپیکر وغیرہ کسی بھی چیز کو داخل نہیں کیا جائے گا۔

نماز کی حالت میں اصل یہ ہے کہ تمام مقتدی امام کی تکبیر پر رکوع وسجود کریں امام کے علاوہ کسی اور کو نماز میں بلاضرورت شرعی کسی بھی طرح کی آواز بلند کرنے کی اجازت نہیں یہاں تک کہ امام کے پیچھے مقتدی کا بلاضرورت بلند آواز سے تکبیر کہنا بھی مکروہ ہے جیسا کہ حضرت امام طحطاوی قدس سرہ (م ۱۲۳۱ھ) تحریر فرماتے ہیں:

”واعلم أن التکبیر عند عدم الحاجة الیه بأن یبلغهم صوت الامام مکروه و فی السیرة الحلبیة اتفق الأئمة علیٰ أن التبلیغ فی

(۱) صحیح البخاری، باب رحمة الناس و البهائم، ج: ۹، ص: ۸، رقم الحدیث: ۶۰۰۸، دار طوق النجاة، بیروت، ۱۴۲۲ھ)





هذه الحالة بدعة منکرة أی مکروهة“ ۔(۱) معلوم ہو کہ بغیر ضرورت مکبر کی تکبیر یعنی اگر امام کی آواز مقتدیوں تک پہنچ رہی ہو مکروہ ہے۔

”السیرة الحلبیة“ میں ہے چاروں اماموں کا کہنا ہے کہ اس حالت میں تکبیر بدعت سیئہ ہے۔

لیکن جب ضرورت پڑے یعنی امام کی آواز پست ہونے یا مقتدیوں کی کثرت کے سبب امام کی آواز تمام مقتدیوں کو نہ پہنچ سکتی ہو تو ایسی صورت میں مقتدیوں میں سے کسی کا شرعی اعتبار سے تکبیر کہنا مستحب ہے اور وہ حدیث شریف سے اور اقوال فقہا سے ثابت ہے، حدیث شریف میں ہے:

[”عن عائشة قالت أمر رسول الله صلی الله علیه وسلم أبا بکر أن یصلی بالناس فی مرضه فکان یصلی بهم، قال عروة فوجد رسول الله صلی الله علیه وسلم من نفسه خفة فخرج و اذا أبوبکر یؤم الناس فلما رآه أبوبکر استأخر، فأشار الیه رسول الله صلی الله علیه وسلم أی کما أنت فجلس رسول

(۱) حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۲۶۲، دار الکتب العلمیة، بیروت، ۱۴۱۸ھ)۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حذاء أبی بکر الیٰ جنبہ فکان أبوبکر یصلی بصلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و الناس یصلون بصلاۃ أبی بکر.“] ۔(۱)ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے مرض کی حالت میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ نماز پڑھائیں اور لوگوں کی امامت کریں ، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جماعت کی امامت کر رہے تھے ”حضرت عروہ“ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرض میں کچھ تخفیف پائی تو حجرۂ اقدس سے برآمد ہوئے، یہاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کی امامت کر رہے تھے، جب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محسوس کیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں تو آپ پیچھے ہٹنے لگے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا ایسے ہی رہو جیسے ہو،

---

(۱)صحیح البخاری، ج: ۱، ص: ۳۱۴، رقم الحدیث: ۴۱۸، دار طوق النجاۃ، بیروت، ۱۴۲۲ھ)





پھر حضور علیہ الصلاۃ والسلام صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برابر ان کے پہلو میں تشریف فرما ہوئے اور امامت فرمائی ، صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور کی نماز پر نماز ادا کر رہے تھے اور تمام جماعت کے لوگ صدیق اکبر کی نماز کے ساتھ نماز ادا کر رہے تھے، یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکبیر، تسمیع اور سلام پر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تکبیر و تسمیع اور سلام کہا اور لوگوں نے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز پر نماز ادا کی ۔

حضرت علامہ بدرالدین عینی قدس سرہ (م۸۵۵ھ) نے اسی حدیث شریف کی شرح میں فرمایا:

”وفیہ دلالۃ أن الأئمۃ اذا کانوا بحیث لا یراھم من یأتم بھم جاز أن یرکع المأموم برکوع المکبر“ ۔(۱) یعنی اس حدیث میں اس بات کا ثبوت ہے کہ جب امام اتنی دور ہوں کہ ان کی اقتدا میں نماز پڑھنے والا انہیں نہ دیکھ سکتا ہو تو مقتدی کے لیے مکبر

---

(۱)عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، ج:۵، ص:۲۰۸، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

کے رکوع پر رکوع کرنا جائز ہے۔

صاحب فتح القدیر حضرت علامہ امام ابن ہمام قدس سرہ (م ۸۶۱ھ) تحریر فرماتے ہیں:

"و الناس يصلون بصلاة أبى بكر رضى الله عنه يعنى أنه كان يسمع الناس تكبيره صلى الله عليه وسلم. و فى الدراية و به يعرف جواز رفع المؤذنين أصواتهم فى الجمعة و العيدين و غيرهماانتهى" ۔(۱) یعنی لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز کے ساتھ نماز پڑھتے تھے یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکبیر سناتے تھے۔ درایہ میں ہے اس سے معلوم ہوا کہ جُمُعَہ وعیدین میں مؤذنوں کا آواز بلند کرنا جائز ہے۔

"و أما عند الاحتياج اليه بأن كانت الجماعة لايصل اليهم صوت الامام اما لضعفه أو لكثرتهم فمستحب"۔(۲)

---

(۱)فتح القدیر، ج:۱، ص:۳۷۰، دار الفکر، بیروت)

(۲)حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح، ص:۲۶۲، دار الكتب العلمية، بيروت،۱۴۱۸ھ)





لیکن جب ضرورت پڑے یعنی مقتدیوں تک امام کی آواز نہیں پہنچ رہی ہو امام کی آواز پست ہونے یا مقتدیوں کی کثرت کی وجہ سے تو (تکبیر کہنا) مستحب ہے۔

مذکورہ اقتباسات سے معلوم ہوا کہ امام کے علاوہ کسی دوسرے کو بلاضرورت بلند آواز سے تکبیر کہنے کی اجازت نہیں ضرورت کے وقت بلند آواز سے دیگر مقتدیوں تک امام کی تکبیرات پہنچانے کی اجازت ہے لیکن یہ اجازت بھی ایسی نہیں ہے کہ جو چاہے، جیسے چاہے بس بلند آواز سے تکبیر کہنے لگے بلکہ شریعت میں تکبیر کہنے کے طریقوں کو بیان کیا گیا ہے ان طریقوں کی رعایت کی جائے تو درست ورنہ بعض صورتیں ایسی بھی ہیں کہ نہ تکبیر کہنے والے کی نماز ہوگی اور نہ ہی ان لوگوں کی جو اس تکبیر کہنے والے کی آواز پر رکوع وسجود کریں گے، جو بتائے ہوئے شرعی طریقے پر تکبیر کہیں گے وہ سنت یا مستحب ہوگی اور جو تکبیر کا غیر شرعی طریقہ ایجاد کریں گے وہ بدعت و ناجائز ہوگی، حضرت علامہ عابدین شامی قدس سرہ السامی (م ۱۲۵۲ھ) تحریر فرماتے ہیں:

"و كذلك المبلغ اذا قصد التبليغ فقط خاليا عن قصد الاحرام فلا صلاة له و لا لمن يصلى بتبليغه فى هذه الحالة لأنه اقتداء بمن لم يدخل فى الصلاة، فان قصد بتكبيره الاحرام مع التبليغ للمصلين فذلك هو المقصود منه شرعا، كذا فى فتاوى الشيخ محمد بن محمد الغزى الملقب بشيخ

الشيوخ و وجهه أن تكبيرة الافتتاح شرط أو ركن فلا بد في تحققها من قصد الاحرام أي الدخول في الصلاة، و أما التسميع من الامام و التحميد من المبلغ و تكبيرات الانتقالات منهما اذا قصد بما ذكر الاعلام فقط فلا فساد للصلاة، كذا في "القول البليغ في حكم التبليغ" للسيد أحمد الحموي، و أقره السيد محمد أبو السعود في حواشي مسكين، و الفرق أن قصد الاعلام غير مفسد كما لو سبح ليعلم غيره أنه في الصلاة، و لما كان المطلوب هو التكبير على قصد الذكر و الاعلام، فاذا محض قصد الاعلام فكأنه لم يذكر، و عدم الذكر في غير التحريمة غير مفسد، و قد أشبعنا الكلام على هذه المسألة في رسالتنا المسماة تنبيه ذوى الأفهام على حكم التبليغ خلف الامام "۔(۱)

---

(۱)رد المحتار على الدر المختار، واجبات الصلاة، ج: ۱، ص: ۴۷۵، دار الفكر، بيروت، ۱۴۱۲ھ)





یعنی مبلغ (مکبر) نے اگر محض تبلیغ کا قصد کیا یعنی امام کی تکبیر کو مقتدیوں تک پہنچانے کا قصد کیا اور خود تحریمہ کی نیت نہ کی تو ان کی نماز نہ ہوگی کیوں کہ ان مقتدیوں نے ایسے شخص کی تکبیر کی اقتدا کی جو نماز میں داخل نہیں اور امام کے ساتھ نماز میں شامل نہیں ہوا تو اگر مبلغ اپنی تکبیر سے نماز میں داخل ہونے کے ساتھ مصلیوں کو امام کے تحریمہ پر اطلاع پہنچانے کا بھی قصد کرے تو شرعا اس سے یہی مقصود ہے، ایسا ہی شیخ الشیوخ محمد بن محمد غزی کے فتاوی میں ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ نماز شروع کرنے کے وقت کی تکبیر شرط ہے یا رکن ہے تو تکبیر تحریمہ ادا ہونے کے لیے نماز میں داخل ہونے کا ارادہ ضروری ہے لیکن امام کا سمع الله لمن حمده کہنا اور مبلغ کا اللهم ربنا ولك الحمد کہنا امام و مبلغ دونوں کا ایک رکن سے فارغ ہوتے ہوئے یا دوسرے رکن کو شروع کرتے ہوئے یا کسی واجب کو بجا لاتے ہوئے تکبیریں کہنا اگر ان چیزوں سے صرف یہی مقصود ہو کہ مقتدیوں کو خبر دی جائے تو بھی نماز فاسد نہ ہوگی، ایسا ہی شیخ سید احمد حموی کے رسالہ "القول البليغ في حكم التبليغ" میں ہے اور علامہ سید ابوالسعو د نے

حواشی مسکین میں اس کو مقرر رکھا اور فرق یہ کہ خبر دینے کی
نیت کرنا متحد نہیں ہے جیسا کہ نمازی نے نماز میں
سبحان اللہ اس نیت سے کہا کہ دوسرے کو اپنا نماز میں
مشغول ہونا بتا دے اور چونکہ شرعا یہی مطلوب ہے کہ
ذکر الٰہی اور اعلام مصلین کی نیت سے تکبیر کہے تو جب
اس نے یہی نیت کی کہ مصلیوں کو خبر دے تو گویا کہ اس
نے ذکر نہیں کیا اور تحریمہ کے سوا دوسرے انتقالات کے
وقت ذکر نہ کرنا مفسد نہیں، اور بیشک اس مسئلے پر ہم نے
اپنے رسالہ ''تنبیہ ذوی الأفہام علی حکم التبلیغ
خلف الامام'' میں مفصل بحث کی ہے۔

حضرت علامہ عابدین شامی قدس سرہ السامی (م ۱۲۵۲ھ) دوسرے مقام پر یوں تحریر فرماتے ہیں:

''و أن التبليغ منصب شريف قد قام به
أفضل الناس بعد الأنبياء و المرسلين ذوى
المقام المنيف فلابد معه من اجتناب ما أحدثه
جهلة المبلغين الذين استولت عليهم الشياطين
من منكرات ابتدعوها و محدثات اخترعوها
لكثرة جهلهم و قلة عقلهم و عدم اعتنائهم
بأحكام ربهم و بعدهم عما هو سبب قربهم و





أنهماكهم فى تحصيل حطام الدنيا و ترك
التعلم الموصل الى الدرجات العليا.''۔(۱)

اور بیشک تبلیغ (امام کی تکبیرات کو مقتدیوں تک
پہنچانا) ایک منصب شریف ہے جس کو أفضل الناس بعد
الأنبیاء و المرسلین ذوی المقام المنیف (حضرت
صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے ادا فرمایا تو اس کے
ساتھ ضروری ہے کہ ان منکرات سے کہ جن کو ان جاہل
مبلغین (امام کی تکبیرات کو مقتدیوں تک پہنچانے
والوں) نے ایجاد کر رکھا ہے جن پر شیاطین مسلط ہیں،
ان جاہلوں نے اپنی کثرت جہالت، کم عقلی، احکام الٰہیہ
سے بے پروائی، خدا سے قریب کرنے والی باتوں سے
دوری، حطام دنیا (دنیا کے لالچ) سمیٹنے کی کوششوں اور
اس تعلیم کو جو بلندیوں تک پہنچانے والی ہے چھوڑنے کی
وجہ سے جو ممنوعات اور نئی باتیں اختراع کی ہیں اجتناب
کیا جائے۔

لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر نماز ادا کرنا اور اسی سے تکبیر سن کر نماز میں داخل ہونا یا اس کی

---

(۱) مجموعة رسائل ابن عابدين، الرسالة السادسة: تنبيه ذوى الأفهام على أحكام التبليغ خلف الامام، ج: ۱، ص: ۱۴۲، احياء التراث العربى، بيروت)

اقتدا ہوگی جس کی اس میں صلاحیت ہی نہیں تو جو لوگ لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر رکوع وسجود وغیرہ کریں گے ان میں سے کسی کی بھی نماز نہ ہوگی ، لہذا اس آلے کو مسجد میں لاکر مبلغین و مکبرین کا اس سے کام لینا نمازیوں کی نمازوں کو تباہ وبرباد کرنا ہے جو کہ بہت بڑا گناہ ہے۔

یوں ہی اگر کسی پرندے وغیرہ نے ''اللہ اکبر'' کی آواز نکالی کسی نے اس کی آواز پر رکوع یا سجدہ کرلیا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی ، یہاں تک کہ کسی نیک و پرہیز گار متقی اور نمازی شخص نے تکبیر کہی اور وہ خود نماز میں شامل نہیں ہے تو جو اس کی آواز پر رکوع یا سجدہ کریں گے ان کی نماز فاسد ہو جائے گی کیوں کہ یہاں پر اس چیز کو نماز میں شامل کیا گیا ہے جو نماز سے نہیں ہے اور نماز میں ایسی چیز کے داخل کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے جیسا کہ حضرت علامہ عابدین شامی قدس سرہ السامی (م۱۲۵۲ھ) تحریر فرماتے ہیں:

''وادخال ما ليس من الصلاة فی الصلاة يؤجب الفساد''(۱)

جو چیز نماز میں نہیں ہے اس کو داخل کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

لاؤڈ اسپیکر بھی شرعا نماز میں داخل نہیں ہے اس کو جو لوگ اپنی نمازوں میں داخل کریں گے ان کی نماز فاسد ہو جائے گی لہذا چاہے نماز پنج گانہ ہو یا عیدین و جُمُعَہ اور تراویح کسی میں بھی اس کا استعمال شرعا جائز نہیں۔

---

(۱)مجموعة رسائل ابن عابدين، الرسالة السادسة:تنبيه ذوى الأفهام على أحكام التبليغ خلف الامام، ج: ۱، ص: ۱۴۸، احياء التراث العربی، بيروت)





لاؤڈ اسپیکر سے نکلی ہوئی آواز چاہے عین آواز متکلم ہو یا اس کی آواز کا غیر ہو یہ بات تو ہر ایک شخص جانتا ہے کہ لاؤڈ اسپیکر کی آواز متکلم کی آواز پر بہت زیادہ اثر انداز ہوتی ہے، اسی اثر کے نتیجے میں اسپیکر سے نکلی ہوئی آواز متکلم کی آواز سے بہت زیادہ بلند ہوتی ہے، متکلم کی آواز پر ہونے والے اس خارجی اثر نے حکما بھی غیر آواز متکلم کردیا جیسا کہ ''صدیٰ'' آواز بازگشت یعنی جو آواز پہاڑ وغیرہ سے ٹکرا کر آئی اس کا حکم دوسرا ہے کیوں اس پر پہاڑ وغیرہ اثر انداز ہوئے ہیں اسی طرح اس آواز پر بھی لاؤڈ اسپیکر اثر انداز ہوا ہے تو اس کا بھی حکم الگ ہوگا جمہور علمائے اہل سنت نے لاؤڈ اسپیکر پر نماز کو ناجائز وحرام بدعت اور سنت کو مٹانے والا فرمایا ہے۔

تاج دار اہل سنت مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مصطفیٰ رضا خاں قادری بریلوی قدس سرہ (م۱۴۰۲ھ) تحریر فرماتے ہیں:

''جو لوگ نہ امام کی آواز سنیں نہ مبلغ کی آواز ان تک پہنچی ، نہ ایسے مقتدیوں کو دیکھتے ہوں جو امام یا مبلغ کی آواز سن کر رکوع وسجود کرے، محض لاؤڈ اسپیکر کی آواز سنکر یہ معاملات کریں ان کی نماز نہ ہوگی کہ اس صورت میں یہ خارج سے تلقی کر رہے ہیں، اور یہ مفسد نماز ہے، اگر چہ یہی مان لیا جائے کہ لاؤڈ اسپیکر سے جو آواز آ رہی ہے وہ امام ہی کی آواز ہے اور لاؤڈ اسپیکر میں آواز مماثل آواز امام پیدا نہیں ہوتی ہے، لاؤڈ اسپیکر کی یہ آواز گنبد کی آواز کی طرح ہے اور صدائے بازگشت

کے مانند ہے''۔(۱)

محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا مفتی سردار احمد قادری چشتی قدس سرہ (م۱۳۸۲ھ) تحریر فرماتے ہیں

''لاؤڈ اسپیکر کے مسئلہ کے متعلق غور کیا گیا، اس کے متعلق زمانے کے ماہر لوگ بھی دو قسم کے ہیں بعض کہتے ہیں لاؤڈ اسپیکر کی آواز متکلم کی آواز ہے یعنی لاؤڈ اسپیکر متکلم کی آواز کو دور تک پہنچاتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ لاؤڈ اسپیکر سے متکلم کی آواز ٹکراتی ہے جس سے لاؤڈ اسپیکر میں جدا آواز پیدا ہوتی ہے، اس صورت میں لاؤڈ اسپیکر کی آواز امام کی آواز نہیں لہذا اس قول کی بنا پر لاؤڈ اسپیکر کی آواز سے جو تکبیرات انتقالات کی جائیں گی اس سے نماز فاسد ہو جائے گی، فساد و عدم فساد میں معاملہ دائر ہے احتیاط اسی میں ہے کہ نماز کے لیے ہرگز نہ لگایا جائے، مسلمانوں کی نمازیں خطرے میں نہ ڈالی جائیں''۔(۲)

خلیفۂ اعلیٰ حضرت ملک العلما حضرت علامہ مفتی ظفر الدین بہاری قدس سرہ

---

(۱) فتاوی مفتی اعظم، ج:۳، ص:۲۷، امام احمد رضا اکیڈمی، بریلی شریف، ۱۴۳۶ھ)

(۲) فتاوی محدث اعظم پاکستان، ص:۶۷، مکتبہ قادریہ، فیصل آباد، پاکستان، ۲۰۰۱ء)





(م۱۳۸۲ھ) تحریر فرماتے ہیں:

''نماز میں مقتدیوں کو امام کی تکبیرات یا مکبروں کی تکبیرات پر رکوع و سجود کرنا چاہیے نہ کہ لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر جس نے صرف لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر رکوع و سجود کیا نہ امام کی آواز پر نہ مکبروں کی آواز پر اس کی نماز درست نہیں ہوگی کہ لاؤڈ اسپیکر نمازی نہیں تو تلقین خارج صلاۃ سے ہوئی''۔(۱)

شیخ الاسلام مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی قدس سرہ (م۱۳۸۶ھ) تحریر فرماتے ہیں:

''اس (لاؤڈ اسپیکر) میں ایک ایسا امر اقبح القبائح اور بھی پایا جاتا ہے جس کے سامنے وہ مفاسد جو ذکر کیے گیے کوئی حقیقت نہیں رکھتے اور وہ وہ ہے جو سرے سے نماز ہی باطل کرتا ہے اس لیے کہ نمازی کا ایسے کے ساتھ تعلیم و تعلم کا علاقہ جو اس کی نماز میں شرکت نہیں رکھتا مبطل نماز ہے اور یہ شئ یہاں موجود ہے''۔(۲)

حکیم الامت حضرت علامہ مفتی احمد یار خاں نعیمی بدایونی قدس سرہ (م۱۳۹۱ھ) تحریر فرماتے ہیں:

---

(۱) فتاوی برکات مصطفےٰ، ص:۲۲۶، انجمن برکات مصطفےٰ، ممبئی، ۲۰۱۳ء)

(۲) فتاوی مظہریہ، ج:۱، ص:۱۱۹، ادارۂ مسعودیہ، کراچی، پاکستان، ۱۹۹۹ء)

"لاؤڈ اسپیکر پر نماز پڑھانی منع ہے کیوں کہ اس
میں ضرورت سے زیادہ اونچی آواز نکلتی ہے۔"(۱)

دوسری جگہ یوں تحریر فرماتے ہیں:

"لاؤڈ اسپیکر پر نماز پڑھانے میں چند قباحتیں ہیں:
۱۔ ایک یہ کہ اس میں قرأت قدرِ ضرورت سے
زیادہ اونچی آواز سے ہوتی ہے اور یہ مکروہ ہے۔
۲۔ دوسرے یہ کہ لاؤڈ اسپیکر میں یہ بھی شبہ ہے
کہ جو آواز یونٹ سے نکلتی ہے وہ امام کی اپنی آواز نہیں
بلکہ صدائے بازگشت ہے جیسے گنبد یا جنگل کی آواز اگر یہ
ہے تو اس پر نماز کی حرکتیں کرنا زیادہ برا ہے۔
(۳) یہ کہ اس میں سنت کا ترک ہے یعنی سنت
یہ ہے کہ نماز میں مکبر کھڑے کیے جائیں اور لاؤڈ اسپیکر
میں اس کو بند کر کے آلہ استعمال کرتا ہے اور جوشیٔ رافع
سنت ہو بدعت سیئہ ہے"۔(۲)

مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی وقارالدین قادری رضوی قدس سرہ
(م ۱۴۱۳ھ) تحریر فرماتے ہیں:

---

(۱) تفسیر نور العرفان مع کنز الایمان، ص: ۴۶۷

(۲) فتاویٰ نعیمیہ، ص: ۱۸۵، بحوالہ فتاویٰ برکات مصطفےٰ، ص: ۲۳۸، انجمن برکات مصطفےٰ ممبئی، ۲۰۱۳ء





"ہمارے نزدیک مائک کی آواز نئی آواز ہے
اور ریڈیو اور ٹیپ ریکارڈر کی آوازیں بھی نئی ہوتی ہیں
لہٰذا ان سے آیت سجدہ سننے سے سجدۂ تلاوت واجب
نہیں ہوگا اور ان سے نشر ہونے والی اذان کا جواب
بھی دینا ضروری نہیں ہے اور مائک پر نماز بھی جائز
نہیں ہے"۔(۱)

بانیٔ اشرفیہ جلالۃ العلم، حافظ ملت حضرت علامہ مفتی محمد عبدالعزیز محدث مرادآبادی
قدس سرہ (م ۱۳۹۶ھ) ایک فتویٰ تحریر فرماتے ہیں اس کا ایک اقتباس ملاحظہ فرمائیں:

"احتیاط اسی میں ہے کہ نماز میں ہرگز لاؤڈ اسپیکر
استعمال نہ کیا جائے"۔(۲)

اس مذکورہ فتویٰ پر بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان اعظمی، حضرت علامہ
مفتی حافظ عبدالرؤف بلیاوی، پاسبان ملت حضرت علامہ مشتاق احمد نظامی علیہم
الرحمہ کی تصدیقات موجود ہیں۔

دوسری جگہ یوں ہے:

"مجھے اس کی تحقیق نہیں احتیاط احتراز میں ہے"۔(۳)

---

(۱) وقار الفتاویٰ، ج: ۲، ص: ۱۱۳، بزم وقار الدین، کراچی، ۱۹۹۸ء

(۲) فتاویٰ برکات مصطفےٰ، ص: ۲۳۳، انجمن برکات مصطفےٰ ممبئی، ۲۰۱۳ء

(۳) مقدمہ فتاویٰ شارح بخاری، ج: ۱، ص: ۳۳، دائرۃ البرکات گھوسی، مئو، ۲۰۱۱ء

مزید فرماتے ہیں:

''حدیث شریف میں سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایاایسی چیز کو چھوڑ دو جس میں شک وشبہہ ہواور اسے اختیار کرو جس میں کوئی شبہہ نہیں لہٰذا میری رائے میں یہی صورت زیادہ مناسب ہے کہ لاؤڈاسپیکر نماز میں استعمال ہی نہ کیاجائے کہ نماز میں کسی قسم کا جھگڑااور شبہہ ہو''۔(۱)

فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین امجدی قدس سرہ (۱۴۲۲ھ) تحریر فرماتے ہیں:

''نماز پنج وقتہ ہو یا جُمُعَہ، تراویح اور عیدین وغیرہ کسی میں بھی لاؤڈاسپیکر کا استعمال جائز نہیں''۔(۲)

ایسی صورت میں مسجد کے اراکین کو چاہیے کہ وہ نماز کے لیے اسپیکر لگواکر ایک بری بدعت ایجاد کرکے، مکبرین کی سنت کو ختم کرکے اپنی اور دوسروں کی نمازیں برباد کرنے کا سامان تیار نہ کریں بلکہ اپنی اور دوسرے مسلمان بھائیوں کی نمازوں کی حفاظت کریں اگر تمام مقتدیوں تک امام کی آواز نہ پہنچتی ہو تو اس کے لیے مکبرین کا تقرر کریں کیوں کہ ضرورت کی صورت میں ایسا کرنا بھی سنت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

---

(۱) مقدمہ فتاوی شارح بخاری، ج:۱، ص:۳۳، دائرۃ البرکات گھوسی، مئو، ۲۰۱۱ء)

(۲) فتاوی برکاتیہ، ص:۲۸۴، شبیر برادرز، لاہور، ۱۴۱۹ھ)





(۳)﴿إِنْ أُرِيْدُ إِلَّا الإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيْقِيْ إِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيْبُ﴾.(۱)

میں تو جہاں تک بنے سنوارنا ہی چاہتا ہوں اور میری توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور اسی کی طرف رجوع ہوتا ہوں۔ (کنزالایمان)۔

دعوت اسلامی کے افراد کا یہ کہنا کہ ۹۸ ؍فیصد نماز لاؤڈاسپیکر پر ہورہی ہے ۲؍فیصد بغیر لاؤڈاسپیکر یہ کوئی دلیل شرعی نہیں اس کو دلیل شرعی سمجھنا یہ جہالت ونادانی بلکہ فتنہ وفساد پھیلانے والی بات ہے ان مبلغین کو یہ اچھی طرح جاننا چاہیے کہ فتنہ وفساد کو قتل سے زیادہ سخت تر بتایا گیا ہے، قوم بزرگوں کے طریقے پر نماز ادا کر رہی ہے ان کو ان کے اسی شرعی حال پر رہنے دیجیے کسی ڈجیٹل فساد کو ان کی نمازوں میں مت داخل کیجیے ورنہ خوب اچھی طرح جان لیجیے:

﴿إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ﴾ بیشک تمہارے رب کی پکڑ بہت سخت ہے۔

اسلام کے احکام فیصد سے ثابت نہیں ہوتے ہیں بلکہ اس کے ثبوت کے لیے دلیل شرعی کی ضرورت ہوتی ہے اور نماز بھی اسلام کا ایک اہم رکن ہے اس کا حکم بھی فیصد

---

(۱) القرآن، ہود: ۱۱، آیت: ۸۸)

سے ثابت نہیں ہوسکتا بلکہ شریعت مطہرہ کے حکم ہی سے ثابت ہوگا۔

جن لوگوں نے یہ کہا ہے کہ ''ہم عوام الناس میں سے ۲۰؍لوگوں کے اس بات پر دستخط کرواکے دے دیں کہ امام صاحب لاؤڈ اسپیکر پر نماز پڑھائیں ان نمازوں کے قیامت کے دن ہم ذمہ دار ہوں گے، آپ اس سے بری الذمہ رہیں گے'' یہ قول بھی جہالت ونادانی پر مبنی ہے، ایسا بولنے والوں کو عذاب الٰہی سے ڈرنا چاہیے، اور ایسی دریدہ وہنی سے پرہیز کرنا چاہیے، کوئی احکام شرعی کی خلاف ورزی کرنے میں کسی کا ذمہ دار نہیں ہوسکتا بلکہ ہر ایک کو قیامت کے دن اس کے کیے کا بدلہ دیا جائے گا اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا عَلَيْهَا وَلَا تَزِرُ
وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى ثُمَّ إِلَى رَبِّكُم مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُم
بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ﴾۔(۱)

اور جو کوئی کچھ کمائے وہ اسی کے ذمہ ہے اور کوئی
بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی، پھر
تمہیں اپنے رب کی طرف پھرنا ہے، وہ تمہیں بتادے گا
جس میں اختلاف کرتے تھے۔(کنزالایمان)

ہمارے اسلاف واکابرین جس طرح نماز ادا کرتے تھے اس طرح نماز ادا کرنا چاہیے، دعوت اسلامی کے مبلغ ہوں یا کوئی دوسرے مسلمان جس کا ان کو علم نہ ہو اس معاملے میں ان کو نہیں پڑنا چاہیے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

---

(۱)القرآن، الأنعام: ٦، ص: ١٦٤)





﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ
السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ
مَسْئُولًا﴾.(۱)

اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں
بیشک کان اور آنکھ اور دل ان سب سے سوال ہونا
ہے۔(کنزالایمان)

جن لوگوں نے نماز میں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کے متعلق یہ کہا ''کہ بریلی شریف سے ناجائز اور باقی جگہ سے جائز ہی کا فتوی ہے'' وہ لوگ بھی جھوٹے ہیں اور جھوٹ بول کر مسلمانوں میں فتنہ پیدا کرنے والے ہیں میں نے پیچھے جن علما ومفتیان کرام کی عبارات نقل کی ہیں کیا وہ سب بریلی شریف کے ہیں؟

اب یہاں پر ان اکابر علمائے کرام کی ایک فہرست پیش کرتا ہوں جن کو آج کے زمانے کے تمام سنی علما کسی نہ کسی طرح مانتے ہیں یا بالواسطہ وبلا واسطہ ان کے شاگردوں کی صف میں آتے ہیں اور دعوت اسلامی والے بھی ان کی کتابوں کو بہت ہی آداب والقاب کے ساتھ شائع کرتے ہیں وہ سب کے سب بریلی شریف کے بھی نہیں ہیں ان کے ناموں کو ملاحظہ فرمائیں اور فیصلہ کریں:

☆ تاج دار اہل سنت، مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مصطفیٰ رضا خاں قادری بریلوی قدس سرہ

☆ صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مفتی امجد علی اعظمی قدس سرہ

---

(۱)القرآن، بنیٓ اسرآئیل،۱۷، آیت ۳۶)

☆ صدرالافاضل فخرالاماثل حضرت علامہ سید نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ

☆ ملک العلما حضرت علامہ مفتی ظفرالدین بہاری قدس سرہ

☆ استاذالعلما حضرت علامہ مفتی وصی احمد محدث سورتی پیلی بھیتی قدس سرہ

☆ رئیس المفکرین، محدث اعظم ہند حضرت علامہ سید محمد صاحب کچھوچھوی قدس سرہ

☆ فاضل جلیل حضرت علامہ مفتی حسنین رضا خاں قادری بریلوی قدس سرہ

☆ شیر بیشۂ اہل سنت حضرت علامہ مفتی حشمت علی خاں لکھنوی ثم پیلی بھیتی قدس سرہ

☆ شہزادۂ صاحب عرس قاسمی، تاج العلما حضرت علامہ سید محمد میاں قادری برکاتی مارہروی قدس سرہ

☆ برہان ملت حضرت علامہ مفتی برہان الحق قادری قدس سرہ

☆ مفسر اعظم ہند حضرت علامہ ابراہیم رضا خاں قادری قدس سرہ

☆ علامہ محدث احسان علی مظفرپوری قدس سرہ شیخ الحدیث منظر اسلام بریلی شریف

☆ حضرت علامہ مفتی رفاقت حسین کانپوری قدس سرہ

☆ اجمل العلما حضرت علامہ مفتی اجمل حسین سنبھلی قدس سرہ

☆ مفتی اعظم دہلی حضرت علامہ مفتی مظہراللہ صاحب قدس سرہ

☆ محبوب العلما حضرت علامہ مفتی محبوب علی خاں قادری قدس سرہ

☆ امام اہل سنت، محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد قادری قدس سرہ

☆ مفتی پاکستان استاذالعلما علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری رضوی قدس سرہ

☆ حضرت علامہ محمد خلیل کاظمی محدث امروہوی قدس سرہ

☆ مجاہد اہل سنت حضرت علامہ عبدالحامد قادری بدایونی قدس سرہ

☆ مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ محمد صاحب قدس سرہ پاکستان





☆ حضرت علامہ مفتی محمد عمر نعیمی مرادآبادی قدس سرہ

☆ حکیم الامت حضرت علامہ مفتی احمد یار خاں نعیمی قدس سرہ

☆ حضرت علامہ مفتی اعجاز ولی قادری رضوی بریلوی قدس سرہ

☆ مجاہد ملت حضرت علامہ مفتی حبیب الرحمٰن قادری قدس سرہ

☆ صدرالعلما حضرت علامہ سید غلام جیلانی میرٹھی قدس سرہ

☆ یادگار سلف حضرت علامہ ضیاء الدین پیلی بھیتی قدس سرہ

☆ سید العلما حضرت علامہ شاہ سید آل مصطفےٰ مارہروی قدس سرہ

☆ حضرت علامہ مفتی ابوالطاہر محمد طیب صاحب داناپوری قدس سرہ

☆ مصنف قانون شریعت، شمس العلما حضرت علامہ مفتی شمس الدین جونپوری قدس سرہ

☆ حضرت علامہ مفتی قاضی فضل کریم صاحب مظفرپوری قدس سرہ

☆ حضرت علامہ مفتی محمد رضوان الرحمٰن فاروقی صاحب قدس سرہ، اندور

☆ حضرت علامہ مفتی وقارالدین صاحب قدس سرہ

☆ تلمیذ حضور حجۃ الاسلام شیخ القرآن حضرت علامہ عبدالغفور ہزاروی قدس سرہ پاکستان

☆ پاسبان ملت خطیب مشرق حضرت علامہ مشتاق احمد نظامی قدس سرہ

☆ حضرت علامہ مفتی ثناءاللہ اعظمی قدس سرہ

☆ حضرت علامہ مفتی محمد باقر علی خاں قدس سرہ مدرسہ اہل سنت بنارس

☆ خلیفۂ حضور حجۃ الاسلام حضرت علامہ مفتی تقدس علی خاں قادری قدس سرہ پاکستان

☆ بانی اشرفیہ جلالۃ العلم، حافظ ملت حضرت علامہ مفتی محمد عبدالعزیز محدث مرادآبادی قدس سرہ

☆ بحرالعلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان اعظمی مبارک پوری قدس سرہ

اکابر علما و مفتیان کرام میں سے صرف بعض حضرات کے اسمائے مبارکہ ذکر کیے گیے ہیں جو مسجد میں نماز کے لیے لاؤڈ اسپیکر کو شریعت مطہرہ کے خلاف بتاتے تھے اور اسی پر فتاوی صادر فرمائے۔

شہزادۂ سید العلما حضرت علامہ سید آل رسول حسنین میاں قادری معروف بہ ''نظمی میاں'' مارہروی قدس سرہ لاؤڈ اسپیکر پر نماز کے رد میں لکھی ہوئی کتاب میں ''انتساب'' کی سرخی کے ذیل میں تحریر فرماتے ہیں:

''اپنے والد ماجد حضور سید العلما مولانا مولوی
مفتی حکیم الحاج آلِ مصطفیٰ سید میاں علیہ الرحمہ کے نام
جنھوں نے اپنی حیات ظاہری میں لاؤڈ اسپیکر پر نماز کے
خلاف جہاد کیا اور وصال شریف کے تیسرے دن
میرے خواب میں آکر حکم دیا کہ لاؤڈ اسپیکر کے خلاف
اس تحریک کو جاری رکھوں''۔(۱)

اگر کوئی اور زیادہ تفصیل و تحقیق چاہتا ہو تو وہ مندرجہ ذیل لاؤڈ اسپیکر کے رد پر لکھی ہوئی کتابوں کو ملاحظہ فرمائے:

۱۔☆ **صیانۃ الصلاۃ عن حیل البدعات**

برہان ملت، عبد الباقی محمد برہان الحق قادری رضوی سلامی جبل پوری قدس سرہ مفتی اعظم مدھیہ پردیش

---

(۱) قرآنی نماز بمقابلہ مائیکروفونی نماز ص:۱





۲۔☆ **القول الأزهر فی عدم اقتداء لاؤڈ اسپیکر**

مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت حضرت علامہ حشمت علی خاں قادری رضوی لکھنوی ثم پیلی بھیتی قدس سرہ

۳۔☆ **قصد السبیل**

حضرت علامہ مفتی محمد مظہر اللہ نقشبندی مجددی قادری چشتی دہلوی قدس سرہ

۴۔☆ **القول الأنور لعدم جواز الصلاۃ باقتداء لاؤڈ اسپیکر**

مجاہد سنیت حضرت علامہ مفتی محمد محبوب علی خاں قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی قدس سرہ

۵۔☆ **التفصیل الأنور فی حکم لاؤڈ اسپیکر**

حافظ محمد عمران قادری رضوی مصطفوی پیلی بھیتی قدس سرہ

۶۔☆ **حکم مکبر الصوت**

عمدۃ المحققین حضرت علامہ مفتی محمد حبیب اللہ نعیمی اشرفی بھاگلپوری قدس سرہ صدر المدرسین، شیخ الحدیث و مہتمم جامعہ نعیمیہ مرادآباد

۷۔☆ **افادات بدر ملت**

شیخ الاتقیا، بدر العلما حضرت علامہ مفتی بدر الدین قادری قدس سرہ

۸۔☆ **قرآنی نماز بمقابلہ مائیکروفونی نماز**

شہزادۂ سید العلما حضرت علامہ سید آل رسول حسنین میاں قادری معروف بہ ''نظمی میاں'' مارہروی قدس سرہ

۹۔☆ **لاؤڈ اسپیکر پر نماز کا مسئلہ مع تحقیقات اکابر اہل سنت**

**۱۰۔☆ القول الاشرف لعدم الاقتداء بلاؤڈ اسپیکر**

مفتی محمد اشرف رضا صدیقی قادری مصباحی قاضی شریعت ادارۂ شرعیہ مہاراشٹر ممبئی

”تِلْکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ“ ۱۰ رکتابوں کے نام جن میں لاؤڈ اسپیکر کے متعلق تفصیلی کلام کیا گیا ہے اوران میں سے کسی بھی کتاب کے مصنف بریلی شریف کے نہیں ہیں۔

لاؤڈ اسپیکر کے جواز کے معاملہ میں بحرالعلوم حضرت علامہ مفتی سید افضل حسین مونگیری قدس سرہ کے کسی جواز کے فتوے سے استدلال درست نہیں کیوں کہ انہوں نے اپنے جواز کے فتوی سے رجوع فرمالیا تھا جس کی تفصیل یوں ہے:

”بحرالعلوم مفتی سید افضل حسین صاحب مونگیری نے ایک عرصۂ دراز تک بریلی شریف میں مسند تدریس و افتا کو زینت بخشی اور پھر آخری ایام میں ہجرت کر کے پاکستان چلے گیے اور وہاں فیصل آباد میں مستقل سکونت اختیار فرمائی۔

آپ نے لاؤڈ اسپیکر کے مسئلہ میں حضور مفتی اعظم ہند کے فتوی سے اختلاف کیا اور جواز کا فتوی صادر کردیا، مگر ہندوستان کے دورے پر جب تشریف لائے تو انہوں نے مفتی مطیع الرحمٰن مضطر پورنوی کو گواہ بنا کر علی





الاعلان اپنے فتوے سے رجوع کا اعلان کیا اور مفتی اعظم ہند کے فتوی کی تائید وتصدیق کی، آپ کے قابل فخر شاگرد علامہ مفتی جہانگیر خاں صاحب رضوی نے بھی لاؤڈ اسپیکر کے استعمال پر جواز کا فتوی دیا تھا مگر حال ہی میں انہوں نے اپنے فتوی سے رجوع کیا اور اپنا اعلان شائع فرمایا جس کو ناظرین کے لیے پیش کیا جارہا ہے:

”لاؤڈ اسپیکر پر نماز کے عدم جواز کے سلسلہ میں جماہیر مفتیان کرام ومشائخ اہل سنت کا اتفاق ہے صرف مفتی سید افضل حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اختلاف کیا تھا، میں بھی مفتی اعظم ہند قدس سرہ وغیرہ جماہیر مفتیان اہل سنت کے فتوی سے اتفاق کرتا ہوں اور اب تک جو میرا جواز کا فتوی تھا اس سے رجوع کرتا ہوں اور میں اعلان کرتا ہوں کہ لاؤڈ اسپیکر پر نماز پڑھنا صحیح نہیں ہے۔

أمر بکتبه: محمد احمد المعروف جہانگیر خاں غفرلہ

یہ تحریر میرے سامنے لکھی گئی ہے اور اس پر حضرت علامہ مفتی جہانگیر خاں صاحب نے میرے روبرو دستخط فرمائے۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری غفرلہ

میں بھی اس تحریر و دستخط کا چشم دید گواہ ہوں۔

صغیر احمد جوکھن پوری، ۳۰؍صفر المظفر ۱۴۱۶ھ''۔(۱)

مفتی نظام الدین رضوی جامعہ اشرفیہ نے جمہور علمائے اہل سنت اور مسلمہ اکابرین واسلاف کرام کے خلاف نماز میں لاؤڈ اسپیکر کے جواز کا حکم دیا ان کے اس حکم جواز کی اہمیت کیا ہے اس کو بیان کرنے کی ضرورت نہیں لیکن پھر بھی شارح بخاری حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی جو تا حیات جامعہ اشرفیہ کے دارالافتا کے صدر رہے ان کے الفاظ میں ملاحظہ فرمایئے:

''مسئلہ لاؤڈ اسپیکر میں عزیز گرامی وقار علامہ مفتی نظام الدین صاحب اپنی رائے میں منفرد (اکیلے) ہیں، ادارہ (جامعہ اشرفیہ) کا کوئی فرد اس سے متفق نہیں انہوں نے جو کچھ کہا اس کی ذمہ داری تنہا ان کے سر ہے''۔(۲)

مفتی نظام الدین رضوی جامعہ اشرفیہ کو بھی اپنی تحقیق میں احتیاط نظر نہیں آتی بلکہ وہ بھی اسی میں احتیاط بتاتے ہیں کہ اس کو نماز میں استعمال نہ کیا جائے انہوں نے جو خط شہزادۂ سید العلما حضرت علامہ سید آل رسول حسنین میاں قادری معروف بہ ''نظمی میاں'' مارہروی قدس سرہ کو لکھا ہے اس میں اس کا اعتراف بھی کیا ہے ملاحظہ فرمائیں:

''بلاشبہ حضرت نے اپنی اس کتاب میں اپنے

---

(۱) فتاوی برکات مصطفےٰ، ص: ۲۶۶، انجمن برکات مصطفےٰ ممبئی، ۲۰۱۳ء)

(۲) فتاوی برکات مصطفےٰ، ص: ۲۰۵، انجمن برکات مصطفےٰ ممبئی، ۲۰۱۳ء)





بہت سے اکابر اہل سنت بلکہ سرخیل فقہا حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کے موقف کی ترجمانی کی ہے اور دلائل کثیرہ سے اسے مبرہن فرمایا ہے اور وہی احتیاط کی راہ بھی ہے''۔

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

''حضرت (مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ) نے لاؤڈ اسپیکر پر نماز کے عدم جواز (ناجائز ہونے) کے کثیر فتاوی صادر کئے البتہ راقم کا موقف اس باب میں وہ ہے جو حضور حافظ ملت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔''(۱)

اگر کچھ لوگ لاؤڈ اسپیکر کے جواز کے قائل ہوں بھی تب بھی بہت سی وجوہات کے سبب اس کے استعمال کی اجازت نہیں دی جائے گی اس کو فقہ کے کچھ قواعد کلیہ کی روشنی میں سمجھیے:

(۱) علما کی اکثریت عدم جواز کی قائل تو مغلوب (جواز کے قائلین) کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا بلکہ مغلوب مرجوح قرار پائے گا:

''لا عبرة فی المغلوب بمقابلة الغالب'' ۔(۲) غالب کے مقابل مغلوب کا کوئی اعتبار

---

(۱) مقدمہ فتاوی شارح بخاری، ج: ۱، ص: ۳۵، دائرۃ البرکات گھوسی، مئو، ۲۰۱۱ء)

(۲) شرح عقود رسم المفتی ۱۲۹)

نہیں ہے۔

"المرجوح فی مقابلة الراجح بمنزلة العدم" ۔(۱) راجح کے مقابل مرجوح عدم کے درجہ میں ہے۔

(۲) جمہور علمائے اہل سنت نے دلائل سے لاؤڈ اسپیکر کے عدم جواز کو ثابت کیا ہے اور اس کے ممنوع ہونے پر دلیلیں پیش کی ہیں اگر چہ بعض نے اس کے خلاف روش کو اختیار کیا ہے لیکن جب مقتضی و مانع میں تعارض ہو تو ایسی صورت میں غلبہ مانع کو ہی ہوتا ہے:

"اذا تعارض المانع و المقتضی فانه یقدم المانع" ۔(۲) جب مقتضی اور مانع جمع ہوجائیں تو مانع مقدم ہوگا۔

لہذا اس قاعدے کے اعتبار سے بھی لاؤڈ اسپیکر کا استعمال حالت نماز میں ناجائز و حرام ہی ثابت ہوتا ہے۔

(۳) "اذا تعارضت مفسدة و مصلحة قدم دفع المفسدة" ۔(۳) جب مفسد اور مصلحت مین تعارض ہو تو فساد کو زائل کیا جائے گا۔

---

(۱) شرح عقود رسم المفتی ۱۸۷)

(۲) الأشباه والنظائر ص:۳۱۸)

(۳) الأشباه والنظائر ص:۲۶۴)





"درء المفاسد أولیٰ من جلب المصالح". ۔(۱) مفاسد کو دور کرنا منافع کے حصول سے بہتر ہے۔

یعنی جب مصلحت اور مفاسد میں تضاد واقع ہو تو مفاسد کو دور کیا جائے گا اگر چہ مصلحت کو ترک کرنا پڑے، چونکہ مامورات و مصالح کی بہ نسبت شریعت مطہرہ کا حکم محرمات و مفاسد اور ممنوعات کو دور کرنے میں زیادہ سخت اور مؤکد ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

"اذا أمرتکم بشئ فأتوا منه ما استطعتم و اذا نهیتکم عن شئ فاجتنبوه" ۔(۲) یعنی جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو حتی المقدور اسے بجالاؤ اور جب کسی چیز سے منع کروں تو اس سے مکمل طور پر بچو۔

اس قاعدے سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ حالت نماز میں لاؤڈ اسپیکر کے جواز کا حکم نہیں دیا جائے گا بلکہ اس سے بچا ہی جائے گا۔

(۴) "اذا اجتمع الحلال و الحرام غلب الحرام" ۔(۳) جب حلال و حرام جمع ہوں تو غلبہ حرام

---

(۱) الأشباه والنظائر، ص:۲۶۴)

(۲) السنن الکبری للبیهقی المجلد الرابع ص:۴۲۶)

(۳) الأشباه والنظائر ص:۳۰۱)

کو ہوگا۔

یہ قاعدہ اس حدیث سے ماخوذ ہے:

"دع ما یریبک الی ما لا یریبک"۔(۱) جس میں تم کو شک ہو اس کو چھوڑ دو جس میں شک نہ ہو اسے کرو۔

یعنی جب کسی معاملہ میں حرمت وحلت دونوں قسم کی دلیلیں ہوں اور کوئی مرجح نہ ہو تو ایسی صورت میں حرمت کو غلبہ ہوگا اور لاؤڈ اسپیکر کے حرام ہونے ہر بہت سے مرجح موجود ہیں لہذا اس میں بدرجۂ اتم حرمت کو غلبہ دے کر اس کے حرام ہونے کا حکم دیا جائے گا۔

(۵)"ما أبیح بالضرورة یتقدر بقدرها"۔(۲) جو چیز کسی ضرورت کی وجہ سے جائز ہوتی ہے تو وہ بقدر ضرورت ہی جائز رہتی ہے۔

امام کے علاوہ مقتدی کو بلند آواز سے تکبیر کہنے کی اور مقتدیوں کو اس کی آواز پر رکوع وسجود کرنے کی اجازت ضرورت کے سبب ہے یعنی جب امام کی آواز تمام مقتدیوں کو نہ پہنچتی ہو تب ہے تو اس کا جواز بہ قدر ضرورت ہی ہوگا اور ضرورت مقتدی کے تکبیر کہنے سے پوری ہوسکتی ہے لہذا لاؤڈ اسپیکر کے لگانے کا حکم نہیں دیا جائے گا۔

(۶)"اذا اجتمع دلیلان أحدهما

---

(۱)سنن دارمی جلد دوم ص:۲۴۵، ۲۴۶

(۲)الأشباه والنظائر ص:۲۵۲





یقتضی التحریم والآخر الاباحة قدم التحریم"۔(۱) جب دو دلیلیں جمع ہوجائیں ان میں سے ایک حرمت دوسری اباحت کی مقتضی ہو تو دلیل حرمت کو مقدم کیا جائے گا۔

یہ قاعدہ اس اثر سے ماخوذ ہے کہ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملک یمین کے ذریعہ جمع بین الاختین کے متعلق سوال کیا گیا آپ نے فرمایا کہ ان دونوں کو ایک آیت نے حلال کیا ہے اور ایک آیت نے حرام کیا ہے تو اس میں حرمت ہم کو زیادہ پسند ہے۔اس قاعدے کی رو سے بھی حالت نماز میں لاؤڈ اسپیکر کے عدم جواز ہی کو غلبہ ہوگا۔

لہذا آپ حضرات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ودیگر اسلاف واولیائے کرام اور علمائے ذوی الاحترام رحمہم اللہ کی طرح بغیر لاؤڈ اسپیکر کے ہی نماز ادا کیجیے اور اس بدعت کو خود سے اور خود کو اس بدعت سے دور رکھیے۔واللہ تعالیٰ اعلم

**کتبہ**

محمد راحت خاں قادری غفرلہ القوی

خادم دار الافتا دار العلوم فیضان تاج الشریعہ، بریلی شریف، انڈیا

۲۶/رمضان المبارک ۱۴۳۸ھ

☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆

☆☆

---

(۱)الأشباه والنظائر ص:۳۰۲

# تصدیقات علما و مفتیان کرام

## حضرت مولانا مفتی محمد معین الدین خاں برکاتی

استاذ و مفتی جامعہ رضویہ منظر اسلام سوداگران بریلی شریف

**اللھم ھدایة الحق و الصواب بحق نبی الرحمة و الرؤف الرحیم**

آج جب کہ فتنوں کی گرم بازاری ہے، خواہش نفس کی بالا دستی ہے، عوام اور صاحب ثروت حضرات بالخصوص مساجد و مدارس اور تنظیموں کے عہدے داران علمائے کرام و مفتیان اسلام سے اپنی من مانی کرانا چاہتے ہیں، شریعت کے رموز و اسرار سے نا آشنا، اجتہاد و استنباط کے دلائل سے دور حوادثات زمانہ کی رَو پر چل کر شریعت کو طبیعت میں بدلنا چاہتے ہیں اور علمائے اسلام کو جھانسہ میں لے کر اصول و فروع میں تبدیلی کرانا چاہتے ہیں، مسجد و مدرسہ یا کسی تنظیم کے عہدے دار بن کر شریعت کا عہدے دار بننا چاہتے ہیں، ایسے حالات میں علمائے حق اور مفتیان راست باز کے لیے ایک قسم کا بہت بڑا چیلنج سامنے آگیا ہے مگر "الحق یَعلو و لایُعلی" کا جلوہ ہمیشہ تابندہ رہا ہے، اس لیے ہمارے علمائے اہل سنت و جماعت کا بڑا گروہ ہمیشہ قرآن و حدیث اور ان کے اصولوں پر ہی فتوی دیتا رہا ہے اور امت مسلمہ کو گمراہی اور گمراہ گری سے بچاتا رہا ہے، مسلک اعلیٰ حضرت کو ماننے والے تقریبا سارے ہی علما کا آج بھی یہی فتوی اور موقف ہے کہ لاؤڈ اسپیکر پر نماز پڑھنے سے بہر حال گریز ہی کرنا افضل و بہتر ہے تاکہ تکبیر کی سنت کریمہ ہمیشہ زندہ و تابندہ رہے، سواد اعظم مسلک اعلیٰ حضرت پر چلنے والے تمام اہل حق کو چاہیے





کہ بھولی بھالی قوم کو بھٹکنے سے بچائیں اور اپنے آقا و مولیٰ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کو رواج دیں کہ اسی میں ہماری اور آپ کی اور ساری امت کی فلاح و بہبودی ہے۔

میں اس فتوے کی حرف بہ حرف تصدیق کرتا ہوں جس کو عزیز القدر مفتی محمد راحت خاں قادری (حفظہ الله) نے تحریر فرمایا ہے مولیٰ تعالیٰ مجیب کو حق بولنے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ سید النبی الأمین الکریم و علیٰ آلہ و صحبہ و حزبہ أجمعین

فقط بندۂ اثیم

محمد معین الدین خاں برکاتی

مدرس جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف

شب ۲۸؍ رمضان المبارک ۱۴۳۸ھ

☆☆☆☆☆☆

## حضرت مولانا مفتی محمد مقصود عالم فرحت ضیائی

مفتی فخراز ہر دار الافتا و القضا و صدر المدرسین

دار العلوم فیضان قادریہ ہاسپیٹ کرناٹک الہند

باسمہ تعالیٰ و الصلاة و السلام علیٰ رسولہ الأعلیٰ

اللھم ثبتنا علی الحق و الصواب: محبِّ گرامی قدر حضرت علامہ و مولانا مفتی محمد راحت خاں قادری صاحب زیدت معالیہ نے آلۂ مکبر الصوت کے نماز میں استعمال سے متعلق "اتبعوا السواد الأعظم" کے تحت جو جواب رقم فرمایا ہے اجمل،

احسن، عمدہ، مدلل اور جامع ہے اس کے بعد مزید لکھنے کی حاجت نہیں، اکابرین کی اکثریت عدم جواز کی قائل رہی ہے، "للأکثر حکم الکل" کے تحت راہ صواب و نجات یہی ہے کہ ہم اسی پر مضبوطی سے قائم رہیں موصوف کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے چندسطور صدر قرطاس کے حوالے ہیں۔ دعوت اسلامی سے منسلک بعض افراد کی بکواس کی حیثیت مفقود ہے خود اس کے مرکز میں اس کی کوئی پوزیشن نہیں، اکابرین ملت کی تحقیق انیق کے مدمقابل دعوت اسلامی کی پوری جماعت کی حیثیت مانند تارعنکبوت ہے۔

فتوی مسلک جمہور اور قول راجح پر دیا جاتا ہے مقدمۂ ردالمحتار میں ہے:

"العمل و الفتیا بالضعیف من الروایة فهو المرجوح". (مقدمة، ص: ۱۷۵، ۱۷٦)

"و أن الحکم و الفتیا بالقول المرجوح جهل و خرق للاجماع". (مقدمة، ص: ۱۷۷)

اکثر اہل علم کا قول و عمل غیر منصوص میں بحیثیت عرف حجت شرعیہ ہے جو حکما منصوص کی طرح ہے اکثریت کلیت کا حکم رکھتی ہے اس مقام پر خرق للاجماع سے مراد اجماع عرفی ہے اکثریت نے نماز میں مکبر الصوت کے استعمال کو دلیل اقوی کی بنیاد پر عدم صحت اقتدا اور مفسد ثابت مانا ہے تو یہی قول راجح ہوا اور اسی پر فتوی ہوگا کہ اس کی آواز پر اقتدا افساد صلاۃ کا باعث ہے۔

مفتی افضل حسین مونگیری و مفتی محمد احمد جہانگیر علیہما الرحمہ نے جب قول اول جواز صلاۃ سے رجوع کرلیا تو گویا وہ بھی عدم جواز کے قائل ہوئے، قول اول کا حوالہ دینا اور اس کو بطور سند پیش کرنا اور ان کے دلائل سے استدلال کرنا ایک سنگین جرم اور جہالت کی





منہ بولتی تصویر ہے۔ "أن الحکم و الفتیا بالقول المرجوح جهل و خرق للاجماع". (مقدمة، ص: ۱۷۷)

مفتی نظام الدین صاحب اپنی رائے آلۂ مکبر الصوت کے ذریعہ جواز صلاۃ کے بارے میں منفرد ہیں اس رائے سے اشرفیہ مبارکپور کا کوئی فرد متفق نہیں (لاؤڈاسپیکر کے شرعی حکم کا شرعی محاسبہ، ص: ۵۹) یہ تفرد ہے اور قول مرجوح بھی تو اس پر عمل کرنا بھی جہالت ہے بہ مقابلۂ اکثریت جب مفتی نظام الدین صاحب نے لاؤڈاسپیکر کے شرعی حکم پر دستخط کے لیے حضور نظمی میاں علیہ الرحمہ کے پاس بھیجا تو انہوں نے اپنا عدم جواز کا موقف لکھ کر روانہ کیا۔ مفتی نظام الدین صاحب جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں: "وہی (عدم جواز) احتیاط کی راہ ہے۔" گویا کہ انہوں نے بھی عدم جواز کے دلائل کے حق ہونے کی بر بنائے احتیاط تصدیق کردی، اب ان کا حوالہ دینا بھی عبث ہوگیا۔

مفتی نظام الدین صاحب نے فرمایا کہ "یہ کام کیا نہیں مجھ سے کروایا گیا، ان شاء اللہ اس طرح کے مسئلہ پر قلم نہ اٹھے گا ہم نے فیصلہ کرلیا ہے"۔ مفتی صاحب اس قول پر ثابت قدم رہتے تو انتشار اتنا نہ بڑھتا مگر انہوں نے چلتی ٹرین پر اس کے بعد قلم اٹھا کر اپنے وعدے سے انحراف کیا۔

دعوت اسلامی کے ہندوستانی صدر مفتی عبدالحلیم ناگپوری صاحب نے بھی عدم جواز پر دستخط کیے ہیں جو فتاوی برکات مصطفٰے میں موجود ہیں البتہ ان حضرات نے خفیہ طور پر اس کے استعمال کو کافی بڑھاوا دیا ہے حالاں کہ جہاں حلت و حرمت میں اختلاف ہوتا ہے ترجیح حرمت کو ملتی ہے اور یہی دلیل اقوی قرار پاتا ہے اور یہی قول راجح ہے۔

دعوت اسلامی والوں کا یہ قول بھی باطل ہے کہ ۹۵ ٪ فیصد جواز کے قائل ہیں "لعنة

**اللہ علی الکذبین**" جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے، ملعون کی بات قابل اعتبار نہیں ہوتی ہے۔ یہی بات اس وقت بھی پھیلائی گئی تھی جب اکابرین ملت نے مجوزین کا رد کیا تھا۔ بریلی کے علاوہ کسی نے عدم جواز کا قول نقل نہیں کیا ہے یہ بھی کذب صریح ہے فتاوی برکات مصطفٰے اٹھا کر دیکھ لیں۔ ۲۰/آدمی سے دستخط کرا کے دیتا ہوں کہ میدان محشر میں ہم ذمہ دار ہوں گے یہ کامل شیطانیت وابلیسیت اور ہوائے نفس کی بولی ہے جو قابل اعتبار اور لائق عمل نہیں بلکہ یہ ایک ناپاک جسارت ہے کم سے کم احتمال حرمت سے دنیا کی کوئی بھی طاقت اس کو خارج نہیں کر سکتی ہے جس کے پیش نظر مجیب موصوف نے اس سے بچنے کا حکم صادر فرمایا۔ مائک کی آواز بعینہ متکلم کی آواز نہیں ہے اس پر ایک دلیل یہ بھی ہے:

کہ عرف میں اس پر مائک کی آواز کا اطلاق ہوتا ہے اور جس پر جس نام کا اطلاق ہوتا ہے اس پر وہی حکم مرتب ہوتا ہے جیسا کہ ہدایہ نبیذ تمر کی بحث میں ایک جزئیہ عدم جواز وضو کے لیے بیان کیا گیا ہے کہ اس پر عرف میں "**ماء**" کا اطلاق نہیں ہوتا ہے یہاں بھی آپ دیکھیں عام طور پر استعمال ہوتا ہے کہ مائک کی آواز آرہی ہے۔ واضح ہو کہ یہ مائک کی آواز ہے بعینہ متکلم کی آواز نہیں تو ماننا پڑے گا کہ مائک کی آواز پر اقتدا افساد صلاۃ کا باعث ہے، اس کا استعمال بدعت ہے۔ بریقۂ محمودیہ میں ہے: "البدعۃ فی العبادۃ حرام"۔ مجوزین نے جواز کا حکم دیا یعنی نماز میں مائک کا استعمال مباح ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں، مباح اس کو کہتے ہیں کہ جس کے کرنے نہ کرنے دونوں کا اختیار ہوتا ہے کرنے پر مجبور نہیں کیا جاتا ہے نہ ہی اصرار کیا جاتا ہے یہاں تو پلاننگ کے ساتھ تحریک چلائی جاتی ہے جو سراسر جہالت ہے اس کے مدمقابل عدم جواز وفساد صلاۃ کا حکم ہے تو اس سے احتراز واجتناب لازم ہے۔ مکبر کا بلاضرورت تکبیر کہنا مکروہ ہے تو مائک کے بعد مکبر کا تکبیر کہنا مکروہ قرار





پائے گا تو مائک کی وجہ سے ایک سنت کا خاتمہ ہوگا جس پر توارث ہے اس وقت مائک کا استعمال بدعت سیئہ قرار پائے گا۔ قرآن کی تلاوت کے وقت اس کا سننا اور چپ رہنا واجب ہے اور ترک واجب گناہ کبیرہ کا موجب ہے شامی میں ہے:

"جلب منفعت سے زیادہ دفع مضرت لازم ہے"۔ خشوع وخضوع کا زائل ہونا، تلقن من الخارج کا پایا جانا، خرابی مائک کے وقت آواز آنا، توجہ الی الخلق کا وجود، شئ لغو کا دخول، آواز میں تغیر وتبدل کا پایا جانا، سنت کا رافع ہونا، صدائے بازگشت پر اقتدا کرنا، نماز کے طریقۂ اصلیہ سے ہٹ جانا ان تمام صورتوں کے تجزیہ کے بعد واضح ہوتا ہے کہ مائک کا استعمال بلاشک وشبہ مفسد صلاۃ ہے۔ اللہ عزوجل سب کو سمجھنے کی توفیق دے۔ دلائل وحوالہ کا التزام اس لیے نہیں کیا کہ مجیب موصوف نے کامل اس کا التزام کیا ہے۔ موصوف کی جزئیات پر گہری نظر ہے کئی جواب پیش نظر رہے ان کو دلائل وبراہین سے مملو پایا اللہ تعالٰی صحت وسلامتی کے ساتھ رکھے اور تحقیقات بدیعہ میں مزید ترقیاں عطا فرمائے آمین، بندہ موصوف کے فتوی کی کامل تائید وتصدیق کرتا ہے۔ **واللہ تعالٰی اعلم بالصواب**

سگ بارگاہ تاج الشریعہ
محمد مقصود عالم فرحت ضیائی عفی عنہ
خادم فخر ازہر دار الافتا والقضا وصدر المدرسین
دار العلوم فیضان قادریہ ہاسپیٹ کرناٹک الہند

☆☆☆☆☆☆

## حضرت مولانا مفتی ڈاکٹر غلام مصطفیٰ نجم القادری

### مدرس جامعہ رضویہ پٹنہ سیٹی

**الجواب صحیح والمجیب نجیح:** میں غرق مسرت اور محوِ حیرت ہوں کہ مفتی محمد راحت خاں قادری صاحب نے لاؤڈ اسپیکر کے مسئلے پر ایسا محققانہ قلم اٹھایا ہے کہ غیرت دینی کی کچھ بھی رمق اگر سلامت ہوگی تو آدمی اس مسئلے پر لب کشائی کی جرأت سے پہلے ہزار بار ضرور سوچے گا اکابرین اہل سنت کے مبارک ناموں کی ایک لمبی فہرست شامل فتوی کرکے آپ نے ثابت کردیا ہے کہ الحمد للہ! ہم سنیوں کا رشتہ ماضی سے کٹا نہیں ہے بلکہ مضبوط سے مضبوط تر ہے اور پھر ان مبارک ناموں میں ایک نام.................ع

زباں پہ بارِ خدایہ کس کا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے میری زباں کے لیے

حضور مفتی اعظم عالم اسلام کا نام ہے جن کے افقہ الفقہا ہونے پر ہی نہیں بلکہ اتقی الاتقیا ہونے پر پورے برصغیر کو خصوصا فخر تھا جن کے فتوی میں تقوی کی جھلک اور تقوی میں فتوی کی چمک خوب خوب درخشاں تھی، ہم تمام سنیوں کا یہ مقدر ہے کہ مفتی اعظم جیسا عالم ربانی اور عارف روحانی ہم میں ہے، اس دور میں یہ صرف مفتی اعظم کی تنہا ذات تھی جس پر تمام اکابر و مشائخ کا یکساں اعتماد و اتفاق تھا یہ اسی اعتماد کی برکت ہے کہ لاؤڈ اسپیکر کے عدم جواز پر آپ کے نادر فتوی کو دیکھ کر حضور محدث اعظم جیسی قد آور شخصیت نے تصدیق کرتے ہوئے یہ معتبر محبانہ جملہ حوالۂ قرطاس کیا تھا کہ:

"ھذا قول العالم المطاع و ما علینا الا الاتباع" ۔ یہ اس لائقِ اتباع





ذات کا قول ہے کہ ہمارے لیے سوائے اس کی پیروی کے کوئی چارۂ کار نہیں ہے۔

اور آج کل کے بالشتئے، مشتئے، چند جدیدیے ہیں جو انحراف کرکے اپنی عاقبت نا اندیشی کا ثبوت دے رہے ہیں کہ لاؤڈ اسپیکر جیسے حساس اور نازک مسئلے میں کچھ لوگوں کا عمل حضرت موصوف کے فتوے سے مزاحم نظر آرہا ہے جب کہ حضرت نے عدم جواز کا حکم صادر فرما کر نماز جیسی لطیف عبادت کی لطافت کی آبرو رکھ لی ہے، میرا وجدان بولتا ہے اور بات بھی غور وفکر کی ہے کہ حضور مفتی اعظم وہ ہیں جن ولادت ہی تفقہ کی فطرت پر ہوئی تھی اور مفتیان کرام مختلف کتابوں کی ورق گردانی کے بعد جس نتیجے پر پہنچتے تھے حضور مفتی اعظم کی فطرت مسئلہ دیکھتے ہی پکار اٹھتی تھی۔

خدا سلامت رکھے حضرت مفتی محمد راحت خاں قادری صاحب کو کہ اکابر کے مشن کو مضبوطی سے تھام کر اصاغر تک ان کا پیغام حق پہنچانے کی آپ نے سعی جمیل کی ہے، خدا کرے اس فتوے کو قبولیت کی ایسی دولت نصیب ہو کہ لاؤڈ اسپیکر کے مسئلے میں لوگوں کا عملی قبلہ درست ہوجائے۔

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ نجم القادری عفی عنہ
جامعہ رضویہ، پٹنہ، سیٹی

☆☆☆☆☆☆

## حضرت مولانا مفتی محمد خوشنود عالم احسانی رضوی

استاذ ومفتی خادم الطلبہ دارالعلوم غریب نواز الٰہ آباد
قاضی شہر ضلع کوشامبی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدا و مصلیا و مسلما

لاؤڈاسپیکر کی آواز بعینہ بولنے والے کی آواز نہیں ہوتی بلکہ اس کی نقل ہوتی ہے جوآواز کے ٹکرانے سے پیدا ہوتی ہے اور جوآواز کسی سے ٹکرا کر پیدا ہوا سے "صدا" کہتے ہیں اور "صـــدا" کا حکم وہ نہیں جو متکلم کی اصلِ آواز کا ہے، اسی لیے آیت سجدہ تلاوت کرنے والے کی آواز اگر متکلم کی اصل آواز ہے تو سننے والے پر سجدۂ تلاوت واجب ہوگا اور اگر کسی چیز سے ٹکرا کر کانوں تک پہنچی تو سامعین پر سجدہ تلاوت واجب نہیں، حضرت علامہ امام ابن ہمام علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

"اگر آیت سجدہ "صدا" سے سنی تو سجدہ تلاوت واجب نہیں"۔(فتح القدیر، ج:۱، ص:٤٦٨/ تنویر الابصار و درمختار مع شامی، ج:۱، ص:٥١٧/مراقی الفلاح مع طحطاوی،٦٦٤)

اور جب "صدا" نفس آواز متکلم نہیں بلکہ اس سے خارج ہے اور جب "صدا" خارج قرار پائی تو حالت نماز میں اس سے تلقن جائز نہیں ہوسکتا کیوں کہ خارج سے تلقن مفسد صلاۃ ہے، اور اگر فرض کر لیجیے کہ اس آلہ میں بعینہ آواز متکلم ہی منتقل ہوتی ہے لیکن یہ بات ماننی پڑے گی کہ امام کی آواز ہوا میں متکیف ہوکر اس آلہ میں پہنچی اور اس





آلہ نے اگلی ہوا میں نیا تموج پیدا کیا تو اگلی ہوا کے تموج کا سبب قریب یہ آلہ ہی تو قرار پایا تو اب اس آواز کی نسبت اس آلہ لاؤڈاسپیکر کی طرف ضرور کی جائے گی"۔(تحقیق الاکابر لاتباع الاصاغر،ص:۱۸)

بعض لوگوں کو یہ بھی کہتے ہوئے سنا گیا کہ: جب فرعی مسئلہ میں علما کا اختلاف ہو جائے تو کسی بھی عالم کے قول پر عمل کر سکتے ہیں حالاں کہ ایسا نہیں ہے۔ حضرت علامہ محمد امین ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"قول مرجوح پر فتوی دینا جہالت اور اجماع کی خلاف ورزی ہے"۔

(شامی، ج:٦، ٦٥٣/ فتاوی رضویہ قدیم، ج:۴، ص:۴۸۹)

بعض لوگوں کو یہ بھی کہتے ہوئے سنا گیا کہ حضور حافظ ملت رحمۃ اللہ علیہ نماز میں لاؤڈاسپیکر کے استعمال کو صرف خلاف احتیاط مانتے تھے اور خلاف احتیاط جائز ہوتا ہے، حالاں کہ آپ نے احتیاط کا لفظ اس وقت استعمال فرمایا تھا جب لاؤڈاسپیکر کی حقیقت آپ کے نزدیک اچھی طرح واضح اور منکشف نہیں ہوئی تھی اسی لیے آپ نے فرمایا تھا مجھے اس کی تحقیق نہیں احتیاط احتراز میں ہے"۔

(فتاوی شارح بخاری، ج:۱، ص:۳۹)

پھر بعد میں حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کا ایک فتوی جو عدم جواز پر مشتمل تھا آپ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ نے ان الفاظ میں تصدیق فرمائی:

"الجواب هو الصواب"۔ (تحقیق الاکابر لاتباع الاصاغر،ص:۷)

اس تصدیق سے ضمنا قول اول سے رجوع ثابت ہوگیا لہذا اب قول اول کو پیش کرنا صحیح نہیں ہے۔ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "قول مرجوح عنه

پر عمل ناجائز ہے''۔(فتاوی رضویہ قدیم،ج:۴،ص:۴۸۰)

نماز میں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کے تعلق سے زیر نظر فتوی فقیہ، محدث، مفسر، محبّ گرامی، مظہر اکابر، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد راحت خاں قادری صاحب کا تحریر کردہ ہے جو دلائل صحیحہ، قویہ، رجیحہ پر مشتمل ہے لہذا میں اس فتوی کی از اول تا آخر تصدیق کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مفتی صاحب کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز اور رزق وسیع عطا فرمائے اور آپ کے علم و عمل میں مزید ترقی عطا فرمائے اور آپ کو زیادہ سے زیادہ دینی خدمات انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

محمد خوشنود عالم احسانی رضوی
خادم الطلبہ دارالعلوم غریب نواز الٰہ آباد
۱۴ر شوال المکرّم ۱۴۳۸ھ مطابق ۹ر جولائی ۲۰۱۷ء

☆☆☆☆☆☆

## حضرت مولانا مفتی محمد ذوالفقار خاں نعیمی

### نوری دارالافتا، کاشی پور، اتراکھنڈ

لاؤڈ اسپیکر پر نماز کے عدم جواز پر محبّ گرامی قدر مفتی محمد راحت قادری صاحب دارالعلوم فیضان تاج الشریعہ بریلی شریف کا تفصیلی فتوی نظر نواز ہوا مفتی صاحب نے دلائل کا سہارا لیتے ہوئے اپنے موقف پر علمی بحث فرمائی ہے فقیر اس فتوی کی ایک ایک سطر سے متفق ہے اور ان کے اس موقف کی جو انہیں اور ہمیں اکابرین اہل سنت سے ملا





ہے مکمل تائید کرتا ہے، اللہ پاک مفتی صاحب کو بہتر اجر عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الأمین الکریم علیہ الصلاۃ و التسلیم

أحقر العباد محمد ذوالفقار خاں نعیمی ککرالوی
نوری دارالافتا، مدینہ مسجد، محلّہ علی خان کاشی پور، اتراکھنڈ

☆☆☆☆☆☆

## حضرت مولانا مفتی محمد شمس الدین خاں نوری منظری

### استاذ و مفتی جامعہ اسلامیہ فیض القرآن، کلیر شریف

ما أجاب بہ المجیب العالم النبیل و الفاضل اللبیب فھو حق صریح و اللہ تعالیٰ أعلم بالصواب

محمد شمس الدین خاں نوری منظری
خادم جامعہ اسلامیہ فیض القرآن
سلیم پور نزد کلیر شریف

☆☆☆☆☆☆

## حضرت مولانا محمد اشرف رضا خاں قادری

### مدیر اعلیٰ سہ ماہی امین شریعت و صدر امین شریعت اکیڈمی

باسمہ تعالیٰ

اللھم رب زدنی علما نافعا و فھما کاملا و أرنا الحق حقا و الباطل باطلا و منک الھدایۃ الیٰ طریق الصواب: حضرت مولانا مفتی محمد راحت خاں

قادری صاحب قبلہ کا لاؤڈ اسپیکر پر عدم جواز الصلاۃ کے فتوے کا از اول تا آخر مطالعہ کیا دلائل و براہین کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر موجزن پا کر دل باغ باغ ہوگیا، روح جھوم اٹھی، چہرہ بشاشت سے کھل اٹھا، نہاں خانۂ قلب سے بے ساختہ دعائیں نکلنے لگیں اللہ عزوجل مجیب مصیب فاضل جلیل مفتی با کمال کے علم، عمل، عمر اور اقبال روز افزوں ترقی دے اور ان کے قلم کو حق وصداقت کا امین بنائے۔

ہمارے اکابرین کا موقف یہی ہے کہ لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر اقتدا درست نہیں ہے کیوں کہ لاؤڈ اسپیکر کی آواز بعینہٖ امام کی آواز نہیں ہوتی، ہمارے ممدوح پیر طریقت حضور امین شریعت قدس سرہ کا بھی یہی موقف تھا۔ فقیر اس جواب کے حق وصحیح ہونے کی مکمل تائید وتصدیق کرتا ہے دعوی کے اثبات پر دلائل و براہین کا انبار مفتی صاحب کے تبحر علمی، بالغ نظری، باریک بینی، فقہی بصیرت کی شہادت دے رہا ہے۔ الجواب صحیح و المجیب مصیب واللہ تعالیٰ أعلم بالصواب و رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

خادم حضور امین شریعت

محمد اشرف رضا خاں قادری چھتیس گڑھ

مدیر اعلیٰ سہ ماہی امین شریعت وصدر امین شریعت اکیڈمی

☆☆☆☆☆☆

## حضرت مولانا مفتی محمد عمار خاں شامی

**استاذ ومفتی الجامعۃ القادریہ رچھا ریلوے اسٹیشن، بریلی شریف**

نعم الجواب ما أجاب المجیب والحق ان یطاع ولاینکرہ الا من





لابصیرۃ له فی الفقه والدین۔ والله تعالیٰ أعلم

محمد عمارخان المصباحی الأمجدی الشامی

خادم تدریس وافتا الجامعۃ القادریہ، رچھا اسٹیشن، بریلی شریف

☆☆☆☆☆☆

## حضرت مولانا محمد قاسم عمر رضوی مصباحی

**مسجد سلام، لیچول، ساؤتھ افریقہ**

الحمد للہ عز وجل! ناچیز نے فاضل نبیل حضرت علامہ مفتی محمد راحت صاحب قبلہ مدظلہ العالی کا محققانہ فتوی جو لاؤڈ اسپیکر پر نماز کے تعلق سے ہے اسے پڑھنے کی سعادت حاصل کی، انتہائی عمدہ تحریر دلائل و براہین سے مزین قلب ونظر کو مسرور کرگئی، اللہ رب العزت اپنے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے امت مسلمہ کو آپ کے اس فتوے سے مستفیض ہونے کی سعادت بخشے اور نماز جیسی اہم العبادات عبادت کو بہرصورت شکوک وشبہات سے بچا کر بجالانے کی توفیق عطا فرمائے اور رب ذوالمنن کی بارگاہ عظیم سے حضرت مفتی صاحب قبلہ مدظلہ العالی کو ان کی اس پاکیزہ کاوش کی کامل جزا کے ساتھ عمر دراز بالخیر عطا ہو۔ آمین یا رب

أحقر العباد محمد قاسم عمر رضوی مصباحی

مسجد سلام، لیچول، ساؤتھ افریقہ

☆☆☆☆☆☆